بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
*Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat*
**دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت**
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

# آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی

# حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29 رجنوری 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غزوات میں شمولیت کا ذکر کرتا ہوں۔ حضرت عثمان غزوہ بدر میں شامل نہیں ہو سکے تھے کیونکہ آپکی زوجہ حضرت رقیہ بنت رسول ﷺ سخت بیمار تھیں اس لئے آنحضرت ﷺ نے آپ کو ارشاد فرمایا کہ انکی تیمارداری کیلئے مدینہ میں ٹھہریں اور ان کو بدر میں شامل ہونے والوں کی طرح ہی قرار دیا۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے آپ کیلئے بدر میں شامل ہونے والوں کی طرح مال غنیمت میں اور اجر میں حصہ مقرر فرمایا۔

غزوہ غطفان 3 ہجری میں ہوا۔ اس کیلئے نجد کے علاقے کی طرف نکلتے وقت رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا تو اس لحاظ سے آپ اس میں بھی شامل نہیں ہوئے۔ اس غزوہ کی تفصیل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ نے یوں بیان فرمائی ہے کہ: بنو غطفان کے بعض قبائل یعنی بنو ثعلبہ اور بنو محارب کے لوگ اپنے ایک نامور جنگجو کی تحریک پر مدینہ پر اچانک حملہ کرنے کی نیت سے نجد کے ایک مقام ذی امر میں جمع ہونے شروع ہوئے۔ آنحضرت ﷺ ساڑھے چار سو صحابہ کی جماعت کو اپنے ساتھ لے کر مدینہ سے نکلے اور تیزی کے ساتھ کوچ کرتے ہوئے ذی امر کے قریب پہنچ گئے۔ دشمن کو آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو اس نے جھٹ پٹ آس پاس کی پہاڑیوں پر چڑھ کر اپنے آپ کو محفوظ کر لیا اور مسلمان ذی امر میں پہنچے تو میدان خالی تھا۔ ناچار آنحضرت ﷺ کو واپسی کا حکم دینا پڑا۔

غزوہ احد جو شوال تین ہجری میں ہوا تھا، حضرت عثمان اس میں شریک ہوئے تھے۔ دوران جنگ صحابہ کا ایک گروہ ایسا تھا جو آنحضرت ﷺ کی شہادت کی خبر سن کر میدان سے ادھر ادھر ہو گیا۔

آنحضرت ﷺ کی شہادت کی خبر سے مسلمانوں کے رہے سہے اوسان بھی جاتے رہے اور انکی جمعیت بالکل منتشر ہو گئی۔ اس وقت

مسلمان تین حصوں میں منقسم تھے۔ایک گروہ وہ تھا جو آنحضرت ﷺ کی شہادت کی خبرسن کر منتشر ہو گیا تھا مگر یہ گروہ سب سے تھوڑا تھا۔ ان لوگوں میں حضرت عثمان بن عفان بھی شامل تھے مگر جیسا کہ قرآن شریف میں ذکر آتا ہے اس وقت کے خاص حالات اور ان لوگوں کے دلی ایمان اور اخلاص کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔ دوسرے گروہ میں وہ لوگ تھے جو بھاگے منتشر تو نہیں ہوئے تھے مگر آنحضرت ﷺ کی شہادت کی خبرسن کر یا تو ہمت ہار بیٹھے تھے اور یا اب لڑنے کو بیکار سمجھتے تھے اور اس لئے میدان سے ایک طرف ہٹ کر سرنگوں ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ تیسرا گروہ وہ تھا جو برابر لڑ رہا تھا۔ ان میں سے کچھ تو وہ لوگ تھے جو آنحضرت ﷺ کے اردگرد جمع تھے اور بے نظیر جان نثاری کے جوہر دکھا رہے تھے اور اکثر وہ تھے جو میدان جنگ میں منتشر طور پر لڑ رہے تھے۔

بہرحال یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عثمان مایوس ہو کے یا کسی اَور وجہ سے اس وقت آنحضرت ﷺ کی شہادت کی خبرسن کے وہاں سے چلے گئے تھے اور اس طرح مایوس ہو کر بیٹھنے والوں میں حضرت عمر کا بھی ذکر آتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں بیان کرتا ہوں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جو سفارت کاری ہوئی اور بیعت رضوان ہوئی اس میں حضرت عثمان کا کردار کیا تھا اور آپ کے بارے میں کیا واقعات ملتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے رؤیا دیکھا کہ آپ اور آپ کے صحابہ امن کے ساتھ اپنے سروں کو منڈائے ہوئے اور بال چھوٹے کئے ہوئے بیت اللہ میں داخل ہو رہے ہیں اس رؤیا کی بناء پر آنحضرت ﷺ ذوالقعدہ چھ ہجری میں اپنے چودہ سو اصحاب کے ہمراہ عمرے کی ادائیگی کیلئے مدینہ سے نکلے۔ حدیبیہ کے مقام پر آپ نے پڑاؤ کیا۔ قریش نے آپ ﷺ کو عمرے کی ادائیگی سے روکا۔ فریقین کے درمیان جب سفارت کاری کا آغاز ہوا اور آنحضرت ﷺ نے مکہ کے جوش و خروش کا حال سنا تو آپ نے فرمایا کسی ایسے بااثر شخص کو مکہ میں بھجوایا جائے جو مکہ ہی کا رہنے والا ہو اور قریش کے کسی معزز قبیلے سے تعلق رکھتا ہو۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کو اس مقصد کیلئے بھجوایا گیا۔

حضور انور نے اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا: قریش میں اس وقت ایک سخت انتشار کی کیفیت پیدا ہو رہی تھی اور لوگوں کی دو پارٹیاں بن گئی تھیں۔ ایک پارٹی بہرصورت مسلمانوں کو واپس لوٹانے پر مصر تھی اور مقابلہ کے خیالات پر سختی سے قائم تھی مگر دوسری پارٹی اسے اپنی قدیم مذہبی روایات کے خلاف پا کر خوف زدہ ہو رہی تھی اور کسی باعزت سمجھوتہ کی متمنی تھی اس لئے فیصلہ معلق چلا جا رہا تھا۔ قریش مکہ نے اپنے جوش میں اندھے ہو کر اس بات کا بھی ارادہ کیا کہ اب جبکہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ مکہ سے اس قدر قریب ہیں تو ان پر حملہ کر کے جہاں تک ممکن ہو نقصان پہنچایا جائے۔ چنانچہ اس غرض کیلئے انہوں نے چالیس پچاس آدمیوں کی ایک پارٹی حدیبیہ کی طرف روانہ کی اور ان لوگوں کو ہدایت دی کہ اسلامی کیمپ کے اردگرد گھومتے ہوئے تاک میں رہیں اور موقع پا کر مسلمانوں کا نقصان کرتے رہیں۔ اس موقع پر قریش نے آنحضرت ﷺ کے قتل کی بھی سازش کی تھی مگر بہرحال خدا کے فضل سے مسلمان اپنی جگہ ہوشیار تھے۔ چنانچہ قریش کی اس سازش کا راز کھل گیا اور یہ سب کے سب گرفتار کر لئے گئے۔

بہرحال جب ہم ان تمام حالات اور اس پس منظر میں آنحضرت ﷺ کے مسلسل صبر اور حوصلہ اور امن کی کوشش کو دیکھتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ایک ایسا صبر اور امن کی کوشش ہے جس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں مل سکتی۔ آپ مسلسل اس کوشش میں تھے کہ امن کی صورت پیدا ہو۔

ان حالات میں بھی آپ نے مصالحت کی کوشش چھوڑی نہیں بلکہ آپ نے حضرت عمر بن الخطاب سے فرمایا کہ بہتر ہوگا کہ آپ مکہ میں جائیں اور مسلمانوں کی طرف سے سفارت کا فرض سرانجام دیں۔ حضرت عمر نے عرض کیا کہ اس خدمت کیلئے عثمان بن عفان کو چنا جائے جن کا قبیلہ بنو امیہ اس وقت بہت بااثر ہے اور مکہ والے عثمان کے خلاف شرارت کی جرأت نہیں کر سکتے اور کامیابی کی زیادہ امید ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس مشورہ کو پسند فرمایا اور حضرت عثمان سے ارشاد فرمایا کہ وہ مکہ جائیں اور قریش کو مسلمانوں کے پرامن ارادوں اور عمرہ کی نیت سے آگاہ کریں اور آپ نے حضرت عثمان کو اپنی طرف سے ایک تحریر بھی لکھ کر دی جو رؤسائے قریش کے نام تھی۔ اس تحریر میں آنحضرت ﷺ نے اپنے آنے کی غرض بیان کی اور قریش کو یقین دلایا کہ ہماری نیت صرف ایک عبادت کا بجالانا ہے اور ہم پرامن صورت میں عمرہ بجالا کر واپس چلے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے حضرت عثمان سے یہ بھی فرمایا کہ مکہ میں جو کمزور مسلمان ہیں انہیں بھی ملنے کی کوشش کرنا اور ان کی ہمت بڑھانا اور کہنا کہ ذرا اور صبر سے کام لیں خدا عنقریب کامیابی کا دروازہ کھولنے والا ہے۔ یہ پیغام لے کر حضرت عثمان مکہ میں گئے اور ابوسفیان سے مل کر اہل مکہ کے ایک عام مجمع میں پیش ہوئے۔ اس مجمع میں حضرت عثمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر پیش کی مگر باوجود اسکے سب لوگ اپنی اس ضد پر قائم رہے کہ بہر حال مسلمان اس سال مکہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ حضرت عثمان کے زور دینے پر قریش نے کہا کہ اگر تمہیں زیادہ شوق ہے تو ہم تم کو ذاتی طور پر طواف بیت اللہ کا موقع دے دیتے ہیں۔ حضرت عثمان نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تو مکہ سے باہر روکے جائیں اور میں طواف کروں؟ مگر قریش نے کسی طرح نہ مانا اور بالآخر حضرت عثمان مایوس ہو کر واپس آنے کی تیاری کرنے لگے۔ اس موقع پر مکہ کے شریر لوگوں کو یہ شرارت سوجھی کہ انہوں نے حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں کو مکہ میں روک لیا۔ اس پر مسلمانوں میں یہ افواہ مشہور ہوئی کہ اہل مکہ نے حضرت عثمان کو قتل کر دیا ہے۔

جب یہ خبر حدیبیہ میں پہنچی تو مسلمانوں میں سخت جوش پیدا ہوا کیونکہ عثمان آنحضرت ﷺ کے داماد اور معزز ترین صحابہ میں سے تھے اور مکہ میں بطور اسلامی سفیر کے گئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فوراً تمام مسلمانوں میں اعلان کر کے انہیں ایک ببول کے درخت کے نیچے جمع کیا اور فرمایا کہ اگر یہ اطلاع درست ہے تو خدا کی قسم ہم اس جگہ سے اس وقت تک نہیں ٹلیں گے کہ عثمان کا بدلہ نہ لے لیں۔ پھر آپ نے صحابہ سے فرمایا آؤ اور میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ عہد کرو کہ تم میں سے کوئی شخص پیٹھ نہیں دکھائے گا اور اپنی جان پر کھیل جائے گا مگر کسی حال میں اپنی جگہ نہیں چھوڑے گا۔ اس اعلان پر صحابہ بیعت کیلئے اس طرح لپکے کہ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ جب بیعت ہو رہی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے کیونکہ اگر وہ یہاں ہوتا تو اس مقدس سودے میں کسی سے پیچھے نہ رہتا لیکن اس وقت وہ خدا اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہے۔

اسلامی تاریخ میں یہ بیعت بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے یعنی وہ بیعت جس میں مسلمانوں نے خدا کی کامل رضامندی کا انعام حاصل کیا۔ قرآن شریف نے بھی اس بیعت کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے: لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا یعنی اللہ تعالیٰ خوش ہو گیا مسلمانوں سے جب کہ اے رسول وہ ایک درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے کیونکہ اس بیعت سے ان کے دلوں کا مخفی اخلاص خدا

کے ظاہری علم میں آ گیا سو خدا نے بھی ان پر سکینت نازل فرمائی اور انہیں ایک قریب کی فتح کا انعام عطا کیا۔

جب قریش کو اس بیعت کی اطلاع پہنچی تو وہ خوف زدہ ہو گئے اور نہ صرف حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں کو آزاد کر دیا بلکہ اپنے ایلچیوں کو بھی ہدایت دی کہ اب جس طرح بھی ہو مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کر لیں۔ اس معاہدہ کی شرائط حسب ذیل تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی اس سال واپس چلے جائیں۔ آئندہ سال وہ مکہ میں آ کر رسم عمرہ ادا کر سکتے ہیں مگر سوائے نیام میں بند تلوار کے کوئی ہتھیار ساتھ نہ ہو اور مکہ میں تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں۔

اگر کوئی مرد مکہ والوں میں سے مدینہ جائے تو خواہ وہ مسلمان ہی ہو آنحضرت ﷺ اسے مدینہ میں پناہ نہ دیں اور واپس لوٹا دیں۔ لیکن اگر کوئی مسلمان مدینہ کو چھوڑ کر مکہ میں آ جائے تو اسے واپس نہیں لوٹایا جائے گا۔ قبائل عرب میں سے جو قبیلہ چاہے مسلمانوں کا حلیف بن جائے اور جو چاہے اہل مکہ کا۔ یہ معاہدہ فی الحال دس سال تک کیلئے ہو گا اور اس عرصہ میں قریش اور مسلمانوں کے درمیان جنگ بند رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمان کا انشاء اللہ آئندہ بھی ذکر ہو گا۔ دعاؤں کی طرف اب بھی میں توجہ دلانا چاہتا ہوں پاکستان کے حالات کیلئے خاص طور پر دعا کریں۔ احمدی گھروں کی چار دیواری میں بھی اب محفوظ نہیں ہیں۔ ہر جگہ جہاں مولوی کہتا ہے پولیس والے پہنچ جاتے ہیں۔ بعض شریف پولیس والے ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہماری ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں لیکن ہم کیا کریں کہ ہمیں پریشر اتنا پڑتا ہے کہ ہمارے افسران جو کہتے ہیں ہمیں کرنا پڑتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے بدفطرت افسران سے بھی ہماری جان چھڑائے، ملک کی جان چھڑائے اور ہر احمدی کو آزادی سے اور محفوظ طریقے پر اپنے وطن میں رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں۔ یہ دعائیں اگر جاری رہیں تو جلد انشاء اللہ ہم دیکھیں گے کہ مخالفین کا انجام نہایت عبرتناک ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی بھی توفیق دے اور انہیں قبول بھی فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، عِبَادَ اللّٰهِ رحمکم اللّٰہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

**Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 29th - JANUARY - 2021**

## BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ..........................................................................

..........................................................................

..........................................................................

..........................................................................

**From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar**

**Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB**